احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون ۴۴۹۰
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۶ | اتوار ۱۷۔ شعبان ۱۴۱۴ھ، ۳۰۔ صلح ۱۳۷۳ہش، ۳۰۔ جنوری ۱۹۹۴ء

حضرت خلیفتہ المسیح الرابع کی زبان سے احمدی شعراء کا تفصیلی تذکرہ

دنیا کی مختلف زبانوں میں احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام تیار ہو رہے ہیں

زبانیں سکھانے کا پروگرام پندرہ دن تک تیار ہو جانے کی امید

احمدیہ ٹیلی ویژن پر حضرت خلیفتہ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ۲۲۔ جنوری ۱۹۹۴ء کو فرمائے گئے ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن= ۲۲۔ جنوری ۱۹۹۴ء۔ سیدنا حضرت خلیفتہ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احمدیہ ٹیلی ویژن (ایم ٹی اے) پر پاکستان کے وقت کے مطابق رات ۸ بجکر ۱۰ منٹ پر تشریف لائے اور نو بجنے میں دس منٹ تک تشریف فرما رہے۔ حضور ایدہ اللہ نے سلام کہنے کے بعد فرمایا آج میں سب سے پہلے احمدی شعراء کے بارے میں بات کروں گا۔ اس سے پہلے میں نے دو مثالیں احمدی شعراء کی دی تھیں اور عبید اللہ علیم صاحب اور چوہدری محمد علی صاحب کا ذکر کیا تھا ان کے بارے میں پروگرام پیش کئے جائیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا شاید اس سے بعض دوسرے شعراء کی دل شکنی ہوئی ہو۔ یہ دو مثالیں تو فوری طور پر میرے ذہن میں آگئی تھیں۔ یہ مطلب نہیں تھا کہ ان کے سوا اور کوئی احمدی شاعر نہیں ہے۔ بعض اعتبار سے یہ دو شعراء اہم ہیں اور بعض اور اعتبارات سے بعض دیگر احمدی شعراء بھی قابل ذکر ہیں ان کے ساتھ بھی مجالس لگائی جائیں اور ان کے کلام کے انتخاب پیش کئے جائیں۔

نسیم سیفی صاحب سب سے پہلے اس ضمن میں قابل ذکر نسیم سیفی صاحب ہیں۔ ماشاء اللہ بہت اچھے شاعر ہیں۔ ان کی شاعری میں بہت تنوع ہے ان کے بعض انداز بڑے مخصوص ہیں جو اور کسی جگہ نہیں ملتے۔ اپنے آپ سے مخاطب ہو کر کلام کہتے ہیں اور مخاطب فی الحقیقت دشمن ہوتا ہے۔ باتیں لپیٹ لپیٹ کر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں تو صاف بات کرتا ہوں۔ ان کے کلام سے بہت پیارا انتخاب پیش کیا جا سکتا ہے۔ میں نے سوچا ہے کہ ایسا طریق اختیار کیا جائے کہ پہلے کوئی شخص ان کے کلام کے نمونے انتخاب کر کے تحت اللفظ میں سنائے اور پھر ترنم سے ان کا کلام پیش ہو پھر شاعر خود بھی اپنی زبان میں اپنی پسند کا کلام پیش کرے۔ اس طرح رفتہ رفتہ دلچسپ اور مفید پروگرام پیش ہو سکیں گے۔

مزید گفتگو سے پہلے حضور نے ایک بچے کی زبان سے ترنم کے ساتھ ایک نظم سنوائی۔

مری رات دن بس یہی اک صدا ہے
کہ اس عالمِ کَون کا اک خدا ہے

اس بچے نے نظم ختم کی تو حضور نے اپنے ساتھ کھڑے ہوئے نہایت معصوم صورت اور خوبصورت بچے کو مخاطب فرمایا جو فوجی وردی میں ملبوس تھا کہ 'میاں سفیر تم بھی پڑھو گے؟ بچے نے انکار میں سر ہلا دیا۔

سلیم شاہجہانپوری صاحب حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ان کے علاوہ زندہ شعراء میں سے سلیم شاہجہانپوری ہیں ٹکسالی کلام کہنے والے ہیں۔ بڑے شستہ انداز میں کہتے ہیں۔ خوبصورت محاورے استعمال کرتے ہیں۔ محاوروں کے استعمال کے بارے میں ان کی قادر الکلامی یہ ہے کہ محاورے گویا ان کے گھر کی لونڈی ہیں۔ ان کے بارے میں بھی بہت اچھی ویڈیو بن سکتی ہے۔

عبد المنان ناہید صاحب حضور ایدہ اللہ نے فرمایا عبد المنان ناہید صاحب بہت پرانے چوٹی کے لکھنے والے ہیں۔ سابق جنرل محمود الحسن صاحب ماشاء اللہ خدا کے فضل سے بہت پاکیزہ اور بہت پیارا کلام کہتے ہیں۔ حال ہی میں ان کی جو کتاب مجھے ملی ہے اس میں سے قریباً ہر نظم میں سے اشعار مجھے پسند آئے ہیں۔

سعید احمد اعجاز صاحب حضور ایدہ اللہ نے مکرم سعید احمد صاحب اعجاز کا ذکر فرمایا کہ یہ قطعات لکھتے ہیں۔ واقعی ان کے اندر روشنی اور گہرائی ہے۔ عام بات نہیں کہتے۔ ثاقب زیروی صاحب ہیں جو سارے پاکستان میں معروف ہیں۔

حضور نے فرمایا نسبتاً کم عمر شعراء میں

باقی صفحہ ۳ پر

محترم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب کو سپرد خاک کر دیا گیا

ربوہ= ۲۷ جنوری۔ محترم صوفی بشارت الرحمان صاحب ایم اے وکیل التعلیم تحریک جدید کو جمعرات ۲۷۔ جنوری کی شام کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ محترم صوفی صاحب کی نماز جنازہ بیت المبارک میں عصر کے بعد محترم مولانا سلطان محمود انور ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی۔ اہل ربوہ اور بیرون جات سے آئے ہوئے احباب کی ایک بڑی تعداد نے جنازہ میں شرکت کی۔ اس کے بعد جنازہ بہشتی مقبرہ میں پہنچایا گیا جہاں آپ کو قطعہ خاص میں دفن کیا گیا۔ اس قطعہ میں نمایاں خادمان دین ابدی نیند سو رہے ہیں۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے محترم صوفی صاحب کو بلند درجات عطا کرے۔ آمین۔

درخواست دعا

- مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب سابق مربی امریکہ کی طبیعت گذشتہ دو روز سے سردی کی وجہ سے بہت ناساز ہے۔
- مکرم عبد السمیع نون ایڈووکیٹ سرگودھا رقم فرماتے ہیں۔

برادر محترم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب رات کو فرش پر گر گئے تھے اور غالباً کولھوں کی ہڈی میں فریکچر ہو گیا ہے۔ انہیں لاہور علاج کے لئے لے جایا گیا ہے انہیں کئی دیگر عوارض بھی لاحق ہیں۔

احباب ان کے لئے دعا کریں

ایک احمدی نوجوان کا اعزاز

- ایک مخلص احمدی نوجوان عمر شہاب خان ابن مکرم ایم اسلم خان سنوری صاحب کراچی نے انگلینڈ کے کران فیلڈ انسٹی ٹیوٹ آف ٹکنالوجی میں اپنے ریسرچ پروگرام کے دوران "آپٹیکل کیمونیکیشن" اور "آپٹیکل فائبر سنسر ٹکنالوجی" ایجاد کی ہے۔ اس ریسرچ کے ذریعے اس علم کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ اس قسم کی کامیابی حاصل کی گئی ہے۔ مکرم عمر شہاب خان صاحب نے کراچی کی این ای ڈی یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹکنالوجی سے بی ای پاس کیا۔ اور اس میں فرسٹ کلاس تیسری پوزیشن لیکر اعزاز حاصل کیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے بی آئی سی سی فارن اینڈ کامن ویلتھ آفس برطانیہ کے کران فیلڈ انسٹی ٹیوٹ آف ٹکنالوجی سے آپٹیکل کیمونیکیشن کے مضمون میں ایم ایس کر کے بھی ایوارڈ حاصل کیا۔

(بحوالہ سٹار کراچی اور دی نیوز انٹرنیشنل کراچی ۹۴-۱-۱۰)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ	قیمت دو روپیہ

۳۰ / صلح ۱۳۷۳ھش ۳۰ / جنوری ۱۹۹۴ء

رمضان میں صدقات کو نہ بھولیں

رمضان کا بابرکت مہینہ اب چند دن میں شروع ہونے والا ہے۔ اہم کاموں کی ادائیگی کے لئے وقت سے پہلے ہی تیاری شروع کر دی جائے تو ایسے اہم کاموں کی ادائیگی زیادہ سے زیادہ بہتر طور پر اور زیادہ اچھے طور پر ممکن ہو جاتی ہے۔ رمضان المبارک کی برکتوں کے حصول کیلئے سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ ہم ذہنی طور پر اس کی برکتوں کے حصول کے لئے مستعد ہو جائیں۔ بار بار اپنے آپ کو یہ بات بتاتے رہیں کہ فضلوں اور رحمتوں کے اس مہینہ سے اس سال بھرپور فائدہ اٹھانا ہے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ وہ شخص بڑا بدقسمت ہے کہ جس کی زندگی میں رمضان آیا اور اس نے اس سے فائدہ نہ اٹھایا اور اس کے گناہ نہ بخشے گئے۔ رمضان کی آمد سے پہلے ہی یہ مصمم ارادہ کرنا ضروری ہے کہ اس سال ہم اپنے گناہوں کی معافی کا یہ نادر موقع خالی نہیں جانے دیں گے۔ اور اس ماہ میں اپنے مولا کریم کے حضور عبادات کا وہ نذرانہ پیش کریں گے کہ ہمارے گناہ بخشے جائیں اور اس ماہ کے اختتام پر ہمارے دلوں میں کوئی پشیمانی یا پچھتاوا نہ ہو بلکہ مولا کے آگے دعاؤں اور عبادات کا بھرپور مہینہ گذارنے کے بعد دل کی یہ تسلی ہو کہ ہم نے اس بار اپنی تمام محرومیوں کی تلافی کر دی ہے۔

رمضان المبارک کو عبادات کا مہینہ کہا جاتا ہے۔ لیکن عبادات کے زور کے ساتھ یہ بات فراموش نہیں کرنی چاہیئے کہ یہ مہینہ صدقہ و خیرات کا بھی مہینہ ہے۔ حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں آتا ہے کہ اگرچہ آپؐ سارا سال ہی صدقہ و خیرات کا التزام فرماتے رہتے تھے لیکن رمضان کے مہینہ میں آپؐ کی یہ صفت تیز آندھی کی شکل اختیار کر لیتی تھی۔

جماعتی سطح پر بہت سے کام ایسے ہیں جو احباب جماعت کے صدقات اور عطایا سے چلتے ہیں ان میں سرفہرست فضل عمر ہسپتال میں نادار مریضوں کو دیئے جانے والے صدقات ہیں۔ ہر سال احمدیوں کے عطیات و صدقات کے ذریعے سینکڑوں ہزاروں بیمار اور دکھی مریض مفت شفا حاصل کرتے ہیں۔

جماعتی سطح پر دوسرا اہم ذریعہ نادار طالب علموں کی اعانت ہے۔ نظارت تعلیم کے تحت ہر سال سینکڑوں طالب علموں کی تعلیمی ضروریات ان صدقات سے پوری ہوتی ہیں۔ احباب جماعت اس مقدس مہینہ میں دیتے ہوئے نادار طالب علموں کو ضرور یاد رکھیں اور اس مہینہ میں صدقات کا ایسا بھرپور التزام کریں کہ مولا کریم اپنے فضل سے ہماری اجتماعی اور انفرادی تکالیف ٹال دے اپنے فضل سے ہمارے گناہ بخش دے اور ہمارے ساتھ راضی ہو جائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

اپنے اپنے دل میں سب کا ہے اپنا ایمان
ہونٹوں پہ کچھ باتیں آ کر بنتی ہیں پہچان
پاکستان میں ہر اک گام پہ تم روڑے اٹکاؤ
لیکن اب ہے ساری دنیا دعوت کا میدان

ابوالاقبال

وہ ئیں کہ فردِ معاصی کا کچھ حساب نہیں
وہ تُو کہ پھر بھی تلطّف کا بند باب نہیں

نہیں ہے دِل ترا نمناک، نکتہ سنج سہی
گھر تو ہے مگر ایسا کہ جس میں آب نہیں

تراش لیتا ہے اِنسان ہر جواز کا بت
کجی وہ کونسی ہے جس پہ اک کتاب نہیں

چڑھے ہیں ابنِ زیاد و یزید کے لشکر
ہے کربلا تو وہی ابنِ بُو تراب نہیں

چلا رہا ہے ملامت کے تیر ہر ساعت
ترے ضمیر سے بڑھ کر کوئی عذاب نہیں

وفا کرے گی کوئی دَم تو زندگی مجھ سے
نفس ہُوا ہی سہی موجۂ حباب نہیں

چمن میں کس گُلِ رعنا کا بانکپن مہکا
کلی نہیں وہ جو کِھل کر بنی گلاب نہیں

جو چاہے جھانک لے حُسنِ نظر نواز کی سمت
بہار کیا ہے ترے رخ کا گر نقاب نہیں

سنبھل کے رکھنا قدم گہرے پانیوں میں نصیر
اطالیہ کا سمندر ہے یہ چناب نہیں

نصیر احمد خان

"اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ قدم آگے بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بقیہ صفحہ ۱

ناصر احمد صاحب پرویز پروازی ہیں آج کل سویڈن میں ہیں۔ فضل الرحمان صاحب ہیں جلیل الرحمان صاحب جمیل ہالینڈ میں ہیں۔

خاتون شعراء

خاتون شعراء کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے محترمہ صاحبزادی امتہ القدوس صاحبہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ اور منیرہ ظہور صاحبہ کا ذکر فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ ان کا خود پیش ہو کر اپنا کلام پیش کرنا تو مناسب نہیں ہو گا۔ کوئی دوسرا ان کا کلام انتخاب کر کے تحت اللفظ پیش کرے۔ اور کچھ ترنم سے پیش کیا جائے۔ اس طرح سے کہ چند اشعار عام طریق پر پڑھے جائیں اور پھر ترنم سے پڑھنے والا انہیں اٹھالے۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

وفات یافتہ شعراء کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا کلام دنیا کے کسی بھی پیمانے سے ناپا جائے ان کا کلام چوٹی کا کلام شمار ہو گا۔ سند کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے۔ ایسا خوبصورت کلام ہے کہ شعر سنتے ہوئے سرپرائز Surprise کا احساس ہوتا ہے خیال نہیں آتا کہ مضمون کی تان کہاں ٹوٹے گی کہ اچانک ایسا قافیہ استعمال ہو جاتا ہے کہ کلام میں نیا لطف پیدا ہو جاتا ہے۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا بزرگ مرحوم شعراء میں سے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کے کلام میں بہت تنوع ہے۔ الفضل میں ان کا مزاحیہ کلام بھی چھپا کرتا تھا۔ انہوں نے مزاح کو بھی حق کی خدمت کے لئے اختیار کیا۔ حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کی ایک نعت بہت مشہور ہے جس کے ابتدائی اشعار ہیں۔

بدرگاہ ذی شان خیر الانام
شفیع الوریٰ مرجع خاص و عام
بصد عجز و منت بصد احترام
یہ کرتا ہے عرض آپ کا اک غلام
کہ اے شاہ کونین عالی مقام
علیک الصلوۃ علیک السلام

حضور نے فرمایا کہ یہ نظم بھی اور دوسری بھی منتخب کر کے اچھے پڑھنے والوں سے سنوائی جائے۔

حضرت ذوالفقار علی گوہر صاحب

ان کے بعد حضرت خان صاحب ذوالفقار علی خان صاحب گوہر ہیں سلسلے کے چوٹی کے بزرگوں اور چوٹی کے شعراء میں سے ہیں۔ ان کا تعلق ہندوستان کے ایک ایسے خاندان سے ہے جو علم و فضل میں بہت نمایاں تھا۔ اور سیاست میں بھی بہت دور تک گیا۔ مولانا محمد علی جوہر ان کے بھائی تھے۔ ان کے ایک اور بھائی مولانا شوکت علی تھے۔ کسی نے کہا کہ ان کے ایک بھائی کا تخلص گوہر اور دوسرے کا جوہر ہے۔ ان کا تخلص کیا ہے؟ کسی نے برجستہ کہا ان کا تخلص "شوہر" ہے۔ حضور نے فرمایا یہ بات کسی احمدی نے نہیں کہی اہل ادب کی محافل میں سے کسی کا ذکر ہے۔

حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری

جماعت احمدیہ کے ایک چوٹی کے بزرگ حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کا ذکر حضور ایدہ اللہ نے بڑی تفصیل سے فرمایا۔ حضور نے فرمایا آپ علم کا سمندر تھے۔ اردو زبان میں آپ حرف آخر تھے۔ ان جیسا اردو دان نہ کسی نے دیکھا نہ پڑھا۔ احمدیت کی درویشی کی زندگی کی وجہ سے غیروں نے ان کو قبول نہ کیا لیکن ان کا کلام زندہ جاوید ہے۔ تقویٰ اور نیکی کا مجسمہ تھے۔ قرآنی آیت میں جہاں شعراء کا ذکر ہے وہاں جو استثنیٰ قائم کیا گیا ہے (سوائے ان کے جو ایمان لائے اور جو اعمال صالحہ بجالائے) اس میں ان کو ایک نمایاں مقام حاصل تھا۔ حضرت مسیح موعود کی کتب پر بہت عبور تھا۔ لگتا تھا کہ کتب حفظ کی ہوئی ہیں۔ کوئی بات پوچھیں آپ کو فوراً حوالہ یاد آجاتا تھا بعض اوقات تو یوں ہوتا کہ فرماتے کہ فلاں کتاب کے فلاں نمبر صفحہ پر صفحے کے فلاں جگہ پر یہ بات درج ہے۔ دیگر احمدیہ علم کلام پر بھی غیر معمولی دسترس حاصل تھی۔ جو لوگ ربوہ آیا کرتے تھے جب بھی حضرت حافظ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتے تو ایک غیر معمولی اثر لیکر اٹھتے تھے۔ جھنگ کے ایک زمیندار آئے حضرت حافظ صاحب کی مجلس میں کچھ دیر بیٹھے تو بے ساختہ پنجابی میں بول اٹھے۔

"بلا بدھی ہوئی اے"

حافظ صاحب ان کی بات سن کر کچھ پژمردہ ہوئے وہ اٹھ کر گئے تو فرمانے لگے کہ دیکھو اس نے مجھے ایک تو بلا کہا ہے۔ اور دوسرے لفظ کا مجھے مطلب نہیں آیا۔ اس پر کسی نے ان کو بتایا کہ اس شخص نے جو کہا ہے اس سے بڑا پنجابی زبان میں خراج تحسین آپ کو ادا نہیں ہو سکتا۔ پھر یہ لفظ بھی ان پر ایک رنگ میں یوں صادق آتا تھا کہ آپ عموماً بستر پر ہی ہوتے تھے اور زیادہ چلتے پھرتے نہ تھے۔ حضور نے فرمایا "بلا" کا لفظ صرف برے معنوں میں ہی استعمال نہیں ہوتا بلکہ کسی کے مرتبے کی بلندی کے اظہار کے لئے اچھے معنوں میں بھی بولا جاتا ہے۔ ان کے استاد امیر مینائی تھے۔ ایک اور شاعر جن کا آپ ذکر فرمایا کرتے تھے وہ محسن کاکوروی تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایک بار آپ نے مجھے محسن کاکوروی صاحب کا ایک شعر سنایا کہ اس کو کہتے ہیں کلام!! وہ شعر تھا

سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل
برق کے کاندھوں پہ لائی ہے صبا گنگا جل

آپ کو پرانے بزرگوں کے بے شمار اشعار یاد تھے۔ ایسا حافظہ تھا کہ بعید نہیں آپ کو ایک لاکھ شعر یاد ہوں۔ تمام اساتذہ کا کلام ازبر تھا۔ کسی کا ذکر چھڑ جاتا تو اس کے ہر قسم کے اچھے اور کمزور اشعار سنا ڈالتے۔

حضرت مولانا عبیداللہ بسمل صاحب

پرانے بزرگ شعراء کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مولانا عبیداللہ صاحب بسمل فارسی کلام میں اپنے وقت میں سند تھے۔ چوٹی کا مرتبہ حاصل تھا۔ جب آپ شیعہ تھے تو ان کی تحریریں جو شیعہ مسلک کے لئے انہوں نے لکھی تھیں وہ سند کے طور پر استعمال ہوتی تھیں۔ حتیٰ کہ جب آپ احمدی ہو گئے تو تب بھی مدرسوں میں اسی طرح پڑھائی جاتی رہیں۔ حالانکہ اس وقت وہ خود ان تحریروں کا جواب شیعہ علماء کو دیا کرتے تھے۔

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کا علمی ادبی ذوق بہت بلند تھا۔ حافظہ غیر معمولی تھا۔ ایک دفعہ آپ نے مجھ سے ذکر فرمایا کہ مجھے ایک لاکھ سے زائد اشعار یاد ہیں اور وہ سب میں پڑھ کر سنا سکتا ہوں۔ غیر معمولی ذہانت اور غیر معمولی یادداشت کے ساتھ شعروں کا انتخاب کرتے۔ ایسے وقت میں جبکہ معاند شعراء احمدیوں کی اشعار میں ہجو کیا کرتے تھے تو جواباً ان کی طرف سے سلسلے کے لٹریچر میں اشعار میں جواب دیا جاتا تھا۔ اور یہ ایک سلسلہ چلا کرتا تھا۔ اور الفضل میں ایسے شعراء کے جواب میں نظمیں شائع ہوا کرتی تھیں۔

راجیکی برادران

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا نسبتاً کم عمری میں جو شعراء جوانی میں فوت ہو گئے ان میں مصلح الدین راجیکی تھے۔ حضور نے دریافت فرمایا کہ کیا ان کا کلام چھپا ہے۔ اس پر مکرم ہادی علی صاحب نے جو حضور کے ساتھ ہی تشریف رکھتے تھے عرض کیا کہ "کوس رحیل" کے نام سے ان کا کلام شائع شدہ موجود ہے۔ حضور نے فرمایا ان کے کلام سے انتخاب کیا جائے۔ آپ بہت اچھا لکھتے تھے۔ ان کے بھائی مبشر احمد صاحب راجیکی بھی بہت اچھے شاعر تھے ان کا ذوق بڑا بلند تھا۔

ڈاکٹر نصیر احمد خان

پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب صاحب طرز شاعر تھے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث جب تعلیم الاسلام کالج کے پرنسپل تھے تو آپ ان کا اور چوہدری محمد علی صاحب کا کلام سنا کرتے تھے اور بعض دفعہ جب باہر سے شعراء تشریف لاتے تو ان کو بھی کلام پیش کرنے کے لئے فرمایا کرتے تھے۔ اب بھی ان کا کلام کبھی کبھی الفضل میں پڑھنے کو ملتا ہے تو پتہ چلتا ہے کہ بہت پاکیزہ اور فنی خوبیوں سے مرصع کلام ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے سابق ایڈیٹر الفضل محترم شیخ روشن دین صاحب تنویر صاحب کا بھی ذکر فرمایا۔ اس کے علاوہ فرمایا کہ عبدالسلام اختر صاحب بہت اچھا کہا کرتے تھے۔ ان کے بیٹوں کو شکوہ ہے کہ ان کے چچا ان کے والد کا کلام لندن لے آئے ہیں۔ اور واپس نہیں کرتے۔ حضور نے فرمایا اگر منصور بی ٹی صاحب سن رہے ہیں تو ان کو ان کا کلام لوٹا دیں۔ حضور نے میر اللہ بخش صاحب تسنیم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے ان کو کئی بار سنا۔ اردو اور پنجابی میں خوب کہتے تھے۔ ایسا مزاج تھا کہ عوامی دلچسپی کے شاعر تھے۔

پنجابی شعراء

پنجابی شعراء میں سے حضور ایدہ اللہ نے مکرم محمد منظور صاحب کا ذکر فرمایا۔ اور ابراہیم فائق صاحب کا ذکر فرمایا۔ اور فرمایا کہ یہ قادیان میں لوہار کا کام کرتے تھے۔ قادیان میں پیشہ وروں کے حوالے سے کوئی تقسیم نہ تھی۔ کوئی موچی لوہار یا ترکھان نہ تھا بلکہ سب اپنے علم سے پہچانے جاتے تھے۔ مزدور بھی صاحب علم اور صاحب تقویٰ ہوتے تھے۔ دور دور سے آنے والے امراء بھی ان سے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا کرتے تھے۔

حسن رہتاسی صاحب حسن رہتاسی صاحب کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ بہت زندہ کلام تھا ان کا۔ احمدی شعراء میں سے اگر کسی نے ہجو کہی ہے تو انہوں نے کہی ہے۔ ایسی ہجو کہتے تھے کہ جس کے بارے میں لکھتے تھے اس کا حلیہ بگاڑ دیتے تھے۔ ایک دفعہ نظارت امور عامہ سے ناراض ہوئے۔ اس وقت میرے ماموں سید ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ تھے۔ ان کے بعد خان صاحب فرزند علی صاحب آئے۔ امور عامہ کے فیصلے کسی ذاتی عناد کی بناء پر تو ہوتے نہیں تھے ان کے فیصلے تو خدا کے فضل و کرم سے تقویٰ پر مبنی ہوتے تھے۔ انہوں نے تنگ آکر دونوں پر یہ شعر کہا۔

ہوئے ابنِ علی رخصت تو فرزندِ علی آئے
ہمارے واسطے سارے ولی ابنِ ولی آئے

حضور نے شعر کے محاسن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ دونوں مصرعوں میں بڑا شاندار اندرونی جوڑ ہے۔ کیسی سلاست ہے دونوں ناموں کا کس طرح استعمال کیا ہے۔ اگرچہ محل بڑا خطرناک تھا مگر کلام کا حُسن بڑا نمایاں ہے۔

عوامی شعر کہنے والوں میں احسن اسماعیل صدیقی ہیں۔ ان کے علاوہ ڈاکٹر اشرف کے والد صاحب ہیں (ان کا نام حضور کو یاد نہیں آیا) ان دونوں شعراء کے درمیان ایک نظم کے بارے میں تنازعہ تھا۔ دونوں کا کہنا ہے کہ یہ شعر انہوں نے کہے تھے۔

عرفان کی بارش ہوتی ہے دن رات ہمارے ربوہ میں
اک مردِ قلندر رہتا ہے دریا کے کنارے ربوہ میں

حضور نے فرمایا کہ معاملہ کچھ مل جل گیا ہے۔ مشتبہ سا ہو گیا ہے۔ ان کے علاوہ حضرت قاضی ظہور الدین اکمل صاحب تھے۔ ایک رحمانی صاحب ہوا کرتے تھے۔ پرانے زمانے کے الفضل میں ایسے احمدی شعراء کا کلام شائع ہوا کرتا تھا۔ یہ سارے احمدی شعراء (سوائے ان کے جو ایمان لائے اور جو اعمال صالحہ بجالاتے ہیں) کی ذیل میں آتے تھے۔ اہلِ علم کو چاہئے کہ ان کا کلام نئی طرز سے ترنم سے سجا کر پیش کریں۔ ان کا تعارف کروائیں۔ احمدی کیسے ہوئے۔ جوانی کیسے گذری۔ کلام کے نمونے بھی ترنم سے سنوائیں۔

اللہ بخش تسنیم صاحب اللہ بخش تسنیم صاحب کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ ان کے پوتے سید نسیم رشید نے مجھے خط لکھا اور ان کی ایک کیسٹ مجھے بھجوائی۔ ان کو بھی پروگرام میں شامل کریں اور ان کی بیس سال پرانی آواز سنائیں۔ پھر اچھی آواز میں گانے والا ان کا شعر دوہرائے تاکہ جو پرانے طرز کو نہ سمجھ سکیں وہ بھی سمجھ جائیں۔ اس طرح سے پرانے بزرگوں کا ذکر خیر چلے گا۔

انگریزی دانوں سے انگریزی میں خطاب

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے انگریزی میں انگریزی جاننے والوں سے خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ انگریزی جاننے والے اس غلط فہمی میں مبتلا نہ ہوں کہ احمدیہ ٹیلی ویژن پر اردو کی اجارہ داری ہوگی۔ ابھی عارضی پروگرام پیش کئے جا رہے ہیں۔ پورے پروگرام ابھی تیار نہیں ہوئے۔ ان کی تیاریاں جاری ہیں۔ مختلف زبانوں میں کئی کیسٹیں تیار ہو چکی ہیں ان کی ایڈیٹنگ ہو رہی ہے۔ پھر ان کو آخری شکل دی جائے گی۔ حضور ایدہ اللہ نے اس بارے میں جرمنی کی مکرمہ صبیحہ ملک صاحبہ کے خط کا ذکر فرمایا وہ اور ان کے خاوند برلن ٹی وی سے کئی سال سے پروگرام پیش کر رہے ہیں انہوں نے کئی کیسٹیں تیار کرلی ہیں ان کو بھی استعمال کیا جائے گا۔ حضور نے فرمایا اس کے علاوہ کئی زبانوں میں پروگرام تیار ہو رہے ہیں خطبات، خطابات، مجالس سوال و جواب اور نئے پروگرام بھی تیار ہو رہے ہیں۔ یورپ میں آٹھ زبانوں میں پروگرام نشر ہونگے۔ ہر چینل پر ایک زبان ہوگی۔ یورپ کے لئے پروگراموں کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اردو کے علاوہ انگریزی، عربی، فرنچ، ٹرکش، جرمن، سپینش اور بوسنین زبان کے پروگرام ہونگے۔ اگر اس میں اردو کو نہ شامل کیا جائے تو روسی زبان بھی ہوگی۔ اس کے علاوہ بعض دیگر زبانوں کے بولنے والے مثلاً ہنگرین، بلغارین، چیکوسلواکین، اور پولش زبانیں ہیں۔ ان علاقوں میں جماعتیں قائم ہو چکی ہیں اور یہ لوگ بھی بے قراری سے اپنی زبانوں کے پروگرام کا انتظار کر رہے ہیں۔ عرب احمدی جماعتیں دن رات اس پر کام کر رہی ہیں۔ میرا ان سے فون اور فیکس کے ذریعے رابطہ قائم ہے اور میں ان کو یاد کراتا رہتا ہوں۔

حضور ایدہ اللہ نے ایک عرب کا ذکر فرمایا جنہوں نے اتفاق سے ہمارا پروگرام سنا اور وہ بے حد متاثر ہوئے۔ انہوں نے پہلی بار ہمیں خط لکھا۔ خط تو ایم ٹی اے کے منتظمین کو لکھا، ان کے توسط سے مجھ تک پہنچا۔ انہوں نے لکھا آپ دین حق کی خدمت میں جس طرح سے منہمک ہیں اور پوری طرح سے دین حق کے لئے کام کر رہے ہیں۔ اس سے میں بے حد متاثر ہوا ہوں۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ خدا کے لئے عربی زبان کو زیادہ وقت دیں۔ ہم آپ کے پروگرام سننا چاہتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا میں ان سے دوبارہ درخواست کرتا ہوں کہ تھوڑا صبر کریں۔ عربی کا بھی ایک چینل ہو گا۔ کم از کم ۲۔۳ گھنٹے کے لئے ضرور ہو گا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ زبانوں کی تقسیم کے علاوہ دنیا کے مختلف علاقوں کے اوقات کے پیش نظر بھی وقت مقرر کرنا پڑے گا۔ حضور ایدہ اللہ نے دنیا کے مختلف علاقوں میں اوقات کی تقسیم کا تفصیلی ذکر فرمایا۔

زبانوں کے سکھانے کے بارے میں حضور نے فرمایا کہ آج ہی میری ڈاکٹر شمیم صاحب سے اس سلسلے میں تفصیلی ملاقات ہوئی ہے۔ میں پوری طرح مطمئن ہوں کہ میری بتائی ہوئی ہدایات کے مطابق کام کر رہے ہیں۔ کوئی پہلو انہوں نے چھوڑا نہیں۔ ان کا اندازہ ہے کہ اگلے پندرہ دن کے لگ بھگ ان کے پروگرام تیار ہو جائیں گے۔ حضور نے فرمایا اس میں خصوصیت سے احمدیوں کو عربی سکھانا ہمارے پیش نظر ہے۔ اور اللہ نے چاہا تو دنیا بھر کے احمدی بہترین طریق پر عربی جان سکیں گے۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ نے اردو میں چند کلمات ارشاد فرمائے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اردو کے علاوہ دوسری زبانیں بھی سیکھنے کی توفیق دے گا۔ حضور نے فرمایا آپ لوگوں کے بہت پیارے پیارے خطوط آرہے ہیں۔ اللہ کی امان میں۔ خدا حافظ۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ سلام کہہ کر تشریف لے گئے۔

ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

"یاد رکھو! خدمت دین کے مواقع بار بار میسر نہیں آیا کرتے نسلیں مٹ جاتی ہیں مگر وہ لوگ جنہوں نے خدا تعالیٰ کے دین کے لئے قربانیاں کی ہوتی ہیں ان کے نام زمانہ نہیں مٹا سکتا نہ اس ثواب کو مٹا سکتا ہے جو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والا ہے"

تحریک جدید کے مجاہدین کے لئے یہ خوشخبری دیگر افراد جماعت کے لئے تحریص و ترغیب کا سامان رکھتی ہے اگر آپ ابھی تک اس تحریک میں خود یا آپ کے بیوی بچے شامل نہیں تو جلد شامل ہو کر اس عظیم الشان خوشخبری کے مستحق بن جائیں۔

ہمیشہ غور کرتے رہیں کہ ایمان کی علامتیں تم میں موجود ہیں یا نہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

تین باتیں مومن میں پیدا ہو جاتی ہیں اول یہ کہ ترقی کرتا ہے دوم یہ کہ لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے سوم یہ کہ خدا کی طرف سے اسے ایسے سامان دیئے جاتے ہیں کہ جو اس کی مدد کرتے ہیں جب کوئی کام کرنے لگتا ہے تو فوراً خدا کی طرف سے مدد پہنچتی ہے۔ اگر یہ باتیں کسی میں پائی جاتی ہیں تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے اس میں ایمان ہے اور اگر نہیں پائی جاتیں تو ایمان نہیں۔ درمیانی کوئی رستہ نہیں یا تو انسان (صاحب ایمان) ہو گیا یا کافر زندہ ہو گیا یا مردہ۔ ہاں جس طرح زندگی میں فرق ہوتا ہے، کسی کی اعلیٰ ہوتی ہے کسی کی ادنیٰ اسی طرح کوئی اعلیٰ درجہ کا (صاحب ایمان) ہوتا ہے کوئی ادنیٰ درجہ کا۔ کوئی بڑا کافر ہوتا ہے کوئی چھوٹا۔ جس طرح مردوں میں بھی فرق ہوتا ہے کوئی تازہ مرا ہوا ہوتا ہے کوئی دیر کا۔

اب میں دوستوں سے سوال کرتا ہوں کہ یہ جو علامتیں ہیں اور جن کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے ان کا فقدان کفر ہے یہ ان میں پائی جاتی ہیں یا نہیں، یعنی اول یہ کہ ان میں نمو اور ترقی کی طاقت ہے؟ اور ان کا قدم آگے پڑتا ہے؟ دوسرے وہ مردہ کی طرح تو نہیں پڑے رہتے۔ بلکہ دنیا میں کام کرنے والے ہیں۔ یہ علامت معلوم کرنے کے لئے اس بات پر غور کرو کہ تم واقعہ میں ایسے ہو کہ کچھ کام کرتے ہو یا ایسے ہو کہ مرجاؤ تو کسی کو تمہارا خیال بھی نہ ہو۔ ایک شاعر نے دنیا میں مفید زندگی بسر کرنے کا نقشہ اس طرح کھینچا ہے (۔) کہ جب تو پیدا ہوا تھا ماں نے تجھے جنا تھا تو تو رو رہا تھا (۔) اور لوگ اس موقع پر ہنس رہے تھے۔ ایسی حالت میں تیری پیدائش ہوئی تھی۔ اب تو ایسے عمل کر جب تو مر رہا ہو تو تو خوش ہو کہ خدا سے ملنے چلا ہوں اور لوگ رو رہے ہوں کہ اس سے جو فوائد پہنچ رہے تھے۔ ان سے محروم ہو گئے۔ یہ تیرا بدلا ہے۔ جب تو پیدا ہوا تھا تو روتا تھا اور لوگ ہنستے تھے۔ اب ان سے بدلہ لے اور وہ اس طرح کہ ایسے اچھے عمل کر کہ جب مرنے لگے تو دنیا تم پر روئے کہ اب کیا ہو گا۔ مگر تو ہنس رہا ہو کہ خدا کے پاس جا رہا ہوں۔

(از خطبہ ۲۸/ جولائی ۱۹۲۲ء)

خلیفہ صباح الدین احمد

قضاوقدر - حیران کن واقعات

یہ زندگی حادثات اور واقعات کا مرقع ہے بلکہ یہ کائنات ہی حادثات و واقعات کا نتیجہ ہے۔ موت اور زندگی بھی ایک حادثہ ہے ایک واقعہ ہے اور یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے جس کی وجوہات کا ہمیں علم نہ ہو یا جس کے محرکات پردہ میں ہوں ہم اسے حادثہ کہتے ہیں اور جس کے بارے میں ہمیں کچھ علم ہو اس کے محرکات کسی قدر واضح ہوں وہ واقعہ کہلاتا ہے۔ خدا تعالیٰ عالم الغیب ہے اس کے علم میں سب کچھ ہے اور تمام محرکات پر حاوی ہے ہر چیز اس کی قدرت میں ہے اسی طرح موت اور زندگی بھی اسی کے اختیار میں ہے۔ دنیا میں ایسی بے شمار مثالیں ملتی ہیں کہ موت آتے آتے رک گئی اور زندگی تمام تر سامانوں کے ساتھ ہار گئی۔ حکیم لقمان نے کہا ہے کہ مجھے دو باتوں کی سمجھ نہیں آتی۔ ایک یہ کہ انسان پانی استعمال کرتا ہے پھر کیوں اس پر موت آتی ہے۔ دوسرے یہ کہ جب مردے کو آخری غسل دیا جاتا ہے تو زندہ کیوں نہیں ہو جاتا یعنی پانی کی جادو اثر تاثیر بھی دوام زندگی نہیں بخشتی الغرض زندگی تمام تر سامانوں کے باوجود مقتضی ہے موت کی، اور ظاہری آثار زندگی معدوم ہونے کے باوجود موت زندگی کا تقاضہ کرتی ہے۔

اس دنیا میں پر روز واقعات و حادثات ہوتے ہیں جس کا جینا محال اور بظاہر ناممکن ہو اسے بچالیا جاتا ہے جیسے حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو ڈوبنے سے بچالیا گیا جبکہ باقی سب قوم ڈوب گئی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے آگ گلزار ہوئی۔ حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ میں سے سلامت نکال لیا گیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب کی موت سے بچالئے گئے۔ آنحضرت ﷺ کے خلاف تمام سازشیں ناکام ہوئیں دشمنوں کے نرغے سے قدرت آپ کو نکال کرلے گئی۔

ابھی چند روز کی بات ہے ایک ہی دن کے اخبار میں دو واقعات درج تھے۔ کہ ایک بچہ نہر میں ڈوب گیا چار گھنٹہ کی تگ و دو اور کوشش سے صحیح سالم زندہ مل گیا۔ اور ایک دوسرا بچہ نہر میں گر اگرتے ہی ڈوب کر مرگیا۔

خدا تعالیٰ کی قدرت نمائی کا جلوہ ہر آن سامنے آتا رہتا ہے۔ دنیا خدا تعالیٰ کی قدرت کے عجائبات کا مجموعہ ہے۔ مثلاً ہوائی جہاز کا سفر ہے ایک واقعہ ایسا ہوا کہ ذریعہ سفر یعنی جہاز غیر محفوظ تھا، دیوی طاقتیں اس کی اڑان میں رکاوٹ ڈالے ہوئے تھیں۔ تمام سامان اس کے مسافروں کے مخالف تھے۔ عام مسافروں کے جہاز میں کسی قسم کی خرابی بھی ممکن ہے اس کے سفر کے دوران نقصان کا احتمال بھی ہو سکتا ہے۔ یا کسی جگہ بھی روکا جا سکتا ہے لیکن وہ جہاز مسافروں سمیت بغیر نقصان کے ہر طرح سے محفوظ اپنے مستقر پر پہنچ جاتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قدرت اس کی حفاظت کر رہی ہے اس کے فرشتے اسے ہاتھوں میں اٹھائے لئے جارہے ہیں۔

دوسری طرف ایک اور ہوائی جہاز ہے جس کے ہر طرح سے حفاظت کے سامان موجود ہیں۔ وہ جہاز بھی محفوظ ترین خیال کیا جاتا ہے اس کے تمام انجن بھی بند ہو جائیں تو وہ فضاء میں تیرتا ہوا اتر جاتا ہے اس کے چار میں سے ایک انجن کو بھی اتنی طاقت ہے کہ اسے کھینچتا چلا جائے۔ اس کے تمام کل پرزوں کو چیک کیا گیا ہے اس کے باوجود سب کچھ ناکارہ ہو جاتا ہے تمام تدبیریں دھری کی دھری رہ جاتی ہیں وہ جہاز اپنے مسافروں سمیت ناک کے بل نیچے زمین پر آگرتا ہے جسم کے ٹکڑے بھی نہیں بچتے آگ ان کو نگل لیتی ہے اور مسافر اس جہان فانی سے کوچ کر جاتے ہیں کیونکہ موت اور زندگی خدا کے ہاتھ میں ہے۔ عزت اور ذلت سب کچھ اسی کے ہاتھ میں ہے۔ وہ جسے رکھے اسے کون چکھے جس کی آئی ہے اسے کوئی بچا نہیں سکتا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد نے ایک مرتبہ خاکسار کو خدا تعالیٰ کی قدرت کے دو واقعات سنائے ایک تو ایک مسافر کا ہے کہ وہ پگڈنڈیوں پر چلتا اپنی دھن میں سفر کر رہا تھا اسے اپنے پیچھے سرسراہٹ کی آواز سنائی دی پھر پھنکار کی آواز آئی مڑ کر کیا دیکھتا ہے کہ ایک بڑا سانپ اس کا پیچھا کر رہا ہے کوئی جگہ پناہ کی نہ ملی اس نے گھبرا کر دوڑنا شروع کر دیا وہ دوڑتا جاتا تھا مگر سانپ اس کا پیچھا نہ چھوڑتا تھا اس نے کئی پینترے بدلے سانپ کو چکمے دینے کی کوشش کی پھر مارے بھی ٹبوں پر چڑھتا کبھی کھیتوں میں داخل ہو جاتا مگر سانپ تھا کہ سائے کی طرح اس کے پیچھے لگا ہوا تھا۔ آخر مسافر دوڑتے دوڑتے ایک کھیت میں داخل ہو گیا جس میں پانی بھرا تھا۔ پانی کے شور اور مسافر کی خوف کے مارے اچھل کود سے گھبرا کر سانپ کنارے پر رک گیا اس شخص نے جب دیکھا کہ سانپ پیچھا نہیں کر رہا تو اطمینان سے اپنے سفر پر روانہ ہو گیا۔ ابھی چند قدم ہی چلا تھا کہ ایک چیل آئی جس نے وہی سانپ دبوچ رکھا تھا عین مسافر کے اوپر آکر وہ سانپ چیل کی گرفت سے نکل گیا اور اس شخص کے اوپر گرا سانپ نے گرتے ہی اسے ڈس لیا۔ اور وہ شخص اپنی آئی کو سر پر منڈلاتے نہ دیکھ سکا ہزار جتن کے باوجود موت سے نہ بچ سکا اس کی آئی تھی اس لئے مرگیا جس کی آئی ہو وہ قضاء کو ٹال نہیں سکتا۔

اس کے برعکس حضرت صاحبزادہ صاحب نے قدرت الٰہی کا ایک دوسرا واقعہ سنایا جس میں ایک شخص کو موت کے منہ سے نکال لیا گیا۔ ایک شکاری شکار کے لئے روانہ ہوا۔ وہ شکاری تلاش میں سارا سارا دن بھٹکتا پھرتا۔ ہاتھ میں بندوق لئے جو بھی چرند پرند ملتے ان کو شکار کر کے شام گئے واپس لوٹتا۔ ایک روز حسب معمول شکار کو نکلا سارا دن مارا مارا پھرتا رہا۔ اسی طرح شکار کی تلاش میں سرگرداں تھا کہ اس کی نظر ایک کھوہ پر پڑی جو کہ پندرہ فٹ کے قریب گہری تھی اس کی تہ میں دیکھا تو شیر کے دو چھوٹے چھوٹے بچے کھیل رہے تھے شکاری کا انتہائی شوق دیکھئے کہ آؤ دیکھا نہ تاؤ شیر کے بچوں کو اکیلا دیکھ کر بندوق غار کے قریب رکھ کر غار میں کود گیا شیر کے بچوں کو تھیلے میں ڈالا پھر ہوش آیا کہ اوپر کیسے جائے گا سامنے تو پندرہ فٹ کے قریب عمودی چٹان ہے ابھی اوپر چڑھنے کی ترکیب سوچ ہی رہا تھا کہ شیرنی کے دہاڑنے کی آواز آئی۔ اس کے رہے سہے ہوش جاتے رہے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی۔ کچھ سجھائی نہ دیتا تھا۔ شیر کے بچوں کا تھیلا کندھے پر لٹکائے کونے میں دبکا ناگہانی موت کا منتظر بیٹھا تھا۔ یہی سمجھا کہ وقت آگیا ہے شکار کرتے کرتے خود شکار ہونے کو ہے بہت سوچا غور کیا لیکن تمام تجربے دھرے کے دھرے رہ گئے کچھ سجھائی نہ دیتا تھا۔ شیرنی کے بچے جو تھیلے میں کندھے سے لٹکے تھے ان کو اتارنے کی بھی ہوش نہ تھی۔ شیرنی تو "آدم بو" چلی تھی وہ دہاڑتی پھر رہی تھی اور غار کے منہ کے سامنے بچوں کی حفاظت کے لئے چکر لگا رہی تھی اسی حالت میں کافی وقت گزر گیا۔ شیرنی یہ نہ سمجھ سکی کہ "آدم بو" غار کے اندر سے آ رہی ہے وہ غار کے منہ پر تھک کر اس طرح بیٹھ گئی کہ اس کی دم غار کے اندر لٹک رہی تھی اور منہ باہر کی طرف تھا۔ شکاری جو اس صورت حال سے مایوس ہو چکا تھا۔ اس نے کہا کہ اس طرح مرنے سے بہتر ہے کہ کچھ کیا جائے۔ کوشش ہی کر کے دیکھ لیا جائے مرنا تو مقدر میں ہے ہی شائد اللہ کوئی راہ سجھا دے اس نے دعا کر کے جھپٹ کر شیرنی کی دم کو مضبوطی سے تھام لیا۔ شیرنی جو پہلے ہی خطرہ محسوس کر رہی تھی۔ اس ناگہانی مصیبت کے اچانک آنے سے گھبرا گئی اور گھبراہٹ میں زور سے اچھلی کہ یہ کیا یلغار دم پر آن پڑی اسی جھٹکے سے نہ صرف شکاری غار سے باہر آن گرا بلکہ گرا بھی ایسی جگہ جہاں اس کی بندوق پڑی تھی۔

شیرنی حیران و پریشان ابھی صورت حال سے سنبھلنے بھی نہ پائی تھی کہ یہ کیا بلا ہے جو غار سے نکلی ہے کہ شکاری نے بندوق اٹھائی اور شیرنی پر داغ دی۔ شیرنی چل بسی اور شکاری بچے لے کر چلتا بنا۔ اس شکاری کے لئے ابھی قبض روح کا حکم نہیں ہوا تھا۔ آئی ہوئی موت بھی اس کا کچھ نہ بگاڑ سکی۔ سب کچھ ہمارے رب کے ہاتھ میں ہے ہمیں اسی پر بھروسہ رکھنا چاہئے اسی کے سامنے جھکنا چاہئے۔

تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو

خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بنادے کہ تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راست بازی کا نمونہ ٹھہرو۔ سو اپنے درمیان سے ایسے شخص کو جلد نکالو جو بدی اور شرارت اور فتنہ انگیزی اور بدنفسی کا نمونہ ہے۔ جو شخص ہماری جماعت میں غربت اور نیکی اور پرہیزگاری اور حلم اور نرم زبانی اور نیک مزاجی اور نیک چلنی کے ساتھ نہیں رہ سکتا وہ جلد ہم سے جدا ہو جائے کیونکہ ہمارا خدا نہیں چاہتا کہ ایسا شخص ہم میں رہے اور یقیناً وہ بدبختی میں مرے گا کیونکہ اس نے نیک راہ کو اختیار نہیں کیا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بین المملکتی- حالات- واقعات- شخصیات-

نون سین

پی ایل او۔ اسرائیل معاہدہ عمل در آمد کے قریب

بتایا گیا ہے کہ اسرائیلیوں اور فلسطینیوں کے درمیان حق خود ارادیت کی تفاصیل اب طے ہونے کے قریب ہیں۔ زیادہ تر تاخیر اس لئے ہو رہی تھی کہ اسرائیل چاہتا تھا کہ جیریکو کا سارے کا سارا علاقہ فلسطینیوں کو دینے کی بجائے اس کا صرف ایک حصہ انہیں دیا جائے اور جہاں تک سرحدوں کا تعلق ہے خاص طور پر اردن سے ملحقہ سرحدیں وہاں اسرائیلیوں کا کنٹرول ہونا چاہئے تاکہ بیرونی علاقوں سے آمدورفت کا انہیں علم رہے۔ لیکن پی ایل او کے چیف یاسر عرفات نے اس مطالبے کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ اگر ہمیں خود ارادیت حاصل ہو اور ہم ایک علاقے پر اپنا اقتدار جمالیں تو کس طرح ہو سکتا ہے کہ کوئی اور حکومت ہماری سرحدوں کی حفاظت کرے۔ ہمیں معلوم ہے کہ کن لوگوں کو آنے دینا چاہئے اور کن لوگوں کو آنے سے روکنا ضروری ہے۔ لیکن اس سلسلے میں ہم اسرائیل سے مشورہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ وزیر دفاع نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ہمیں اس بات کا علم ہونا چاہئے۔ یاسر عرفات کے نمائندوں نے کہا ہے کہ اگلے ہفتے سوئٹزر لینڈ میں میٹنگ ہونی چاہئے۔ جبکہ اسرائیل کے وزیر خارجہ شمعون پیریز کا کہنا ہے کہ یہ میٹنگ اوسلو میں منعقد کی جائے۔ پیریز اور عرفات کی ناروے کے وزیر خارجہ کی وفات پر ملاقات ہوئی۔ یہ وہ وزیر خارجہ تھے جنہوں نے شروع میں خفیہ طور پر اسرائیل اور پی۔ ایل۔ او کے رہنما کی ملاقات کروا کر حق خود ارادیت تسلیم کروایا تھا۔ اسرائیل کو غازہ پٹی اور مغربی کنارہ سے ۱۳/ دسمبر کو اپنی فوجیں واپس بلانی شروع کر دینی چاہئیں تھیں۔ لیکن چونکہ بعض معاملات ابھی فیصلہ نہیں پا سکے تھے اس لئے تاخیر ہوتی گئی۔ ایک وقت میں اسرائیل کے وزیر اعظم نے یہ بھی کہا تھا۔ کہ تاخیر کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اگر معاہدہ قائم ہے اور اس کے مطابق عمل کیا جائے گا تو چند روز ادھر یا ادھر سے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن اس کے مقابلہ میں یاسر عرفات کا خیال ہے کہ اگر اب تاخیر کی گئی ہے تو اس بات کا امکان ہے کہ اس تاخیر میں توسیع ہوتی چلی جائے۔ اور اس تاخیر کے نتیجہ میں ہمارے معاہدہ کی اصل شقوں میں بھی تبدیلی ہونے لگے۔ لیکن بہر حال اسرائیلی کہتے ہیں کہ کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہو گی اور جونہی تمام معاملات کے فیصلے ہو گئے پی ایل او کو حق خود ارادیت دے دیا جائے گا اور ان علاقوں پر ان کا محدود اقتدار قائم ہو جائے گا۔ ملاقات کے بعد عرفات اور پیریز دونوں نے کہا کہ کسی حد تک ہمارے معاملات میں پیش رفت ہوئی ہے۔ اگرچہ اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اختلافات موجود ہیں لیکن یہ اختلافات معمولی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ابھی بعض پل ایسے ہیں جن پر سے گزرنا ضروری ہے۔ لیکن ان باتوں کو پل کہنے کا مطلب یہ بھی ہے کہ گذر جانا یقینی ہے اور عنقریب پی ایل او کو ان کا حق مل جائے گا۔

☆★☆

شاہ فہد کا متوقع دورہ ایران

بتایا گیا ہے کہ ایران نے سعودی عرب کے شاہ فہد کو ایران کا دورہ کرنے کی دعوت دی ہے جو شاہ فہد نے قبول کر لی ہے۔ یہ بات ایک پریس کانفرنس میں بتائی گئی ہے اور بتانے والے علی محمد بشارتی ہیں جو کہ قطر دورے پر گئے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے ملک نے شاہ فہد کو ایران کا دورہ کرنے کی دعوت دی تھی جو انہوں نے قبول کر لی ہے۔ اگرچہ یہ بات نہیں بتائی گئی۔ کہ یہ دورہ کب کیا جائے گا۔ سعودی عرب اور ایران کے وزرائے خارجہ تنظیم برآمدی پٹرول کے ممالک کے ممبر ہیں انہوں نے گذشتہ اکتوبر میں اس بات پر اتفاق کیا تھا کہ شاہ فہد اور ایران کے صدر اکبر ہاشمی رفسنجانی کو آپس میں ملاقات کرنی چاہئے۔ بشارتی نے اوپیک کے ممالک سے کہا کہ انہیں چاہئے کہ تیل کی پیداوار کم کر دیں کیونکہ ایسا کرنے سے قیمتیں ایک سطح پر رکھی جا سکتی ہیں۔ شاہ فہد اور رفسنجانی نے گذشتہ ستمبر میں ایک دوسرے سے ٹیلیفون پر بات کر کے اوپیک کے رکن ممالک کو اس بات کی اجازت دے دی تھی کہ وہ اپنے کوٹے خود مقرر کریں اور بعد میں کسی میٹنگ کے دوران اس بات کا فیصلہ کر لیں کے زیادہ سے زیادہ کتنے تیل کی پیداوار کی اجازت دی جائے۔ اس دوران تیل کی قیمتیں کم ہوتی رہی ہیں اور یہ گذشتہ پانچ سال میں سب سے زیادہ نچلی سطح پر پہنچ گئیں۔ لیکن خلیج اور اوپیک کے ذرائع کہتے ہیں کہ سعودی عرب ابھی اس بات کے لئے تیار نہیں ہے کہ تیل کی پیداوار کو مزید کم کیا جائے۔ اور یہ بات بارہ اوپیک ممالک کے بارے میں سعودی عرب کا خیال ہے۔ کیونکہ ابھی تک ان ممالک نے از خود یہ فیصلہ نہیں کیا کہ ان کی پیداوار کتنی ہونی چاہئے۔

☆★☆

سارایوو / سرب فوجوں کا محاصرہ

سرب فوجوں نے سارایوو کا محاصرہ کر رکھا ہے اور اب اقوام متحدہ سے کہا جا رہا ہے کہ وہ اس محاصرے کو توڑنے کے لئے ہوائی حملے کرے۔ چونکہ ابھی تک اقوام متحدہ نے اس سلسلے میں کوئی حتمی فیصلہ نہیں کیا اس لئے احتجاج کے طور پر وہاں پر جو حملے ہوئے ہیں ان کے نتیجہ میں کہا جاتا ہے کہ چھ بچے مارے گئے ہیں اور تین شدید زخمی ہوئے ہیں۔ بوسنیا کے وزیر اعظم نے کہا کہ یہ حملہ اقوام متحدہ کے قیام امن کے فوجی دستوں کے مرکز سے چند ہی سوگز دور تھا۔ اور ایک ایسے علاقے میں تھا جسے اقوام متحدہ محفوظ علاقہ کہہ رہے ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس قسم کے حملے عالمی برادری پر ایک دھبہ ہیں اور اقوام متحدہ کے وقار کو نقصان پہنچاتے ہیں اور جنیوا میں قیام امن کی جو گفت و شنید ہو رہی ہے اس پر بھی ناقابل تلافی برا اثر ڈالتے ہیں۔ یہ باتیں ایک خط میں کہی گئی ہیں جو اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بطروس غالی کے نام لکھا گیا ہے۔ اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ سرب فوجوں کی پوزیشنوں پر جو سارایوو کے ارد گرد ہیں ہوائی حملے کئے جائیں۔ اور ایسا کرنا اقوام متحدہ اور نیٹو کی قراردادوں کے مطابق ہو گا۔ ان سے یہ پوچھا گیا ہے کہ آپ کیا چاہتے ہیں کہ اور کیا کچھ ہو لے اور پھر آپ اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل کریں گے۔ کہا جاتا ہے کہ بطروس غالی نے گذشتہ جمعہ کے روز اس بات کی توثیق کی کہ وہ بوسنیا پر ہوائی حملوں کا حکم دینے کے لئے تیار ہیں اگر ان کے خصوصی نمائندے جو پہلے یوگوسلاویہ میں تھے اس بات کا مشورہ دیں۔ لیکن سیکرٹری جنرل کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ صرف کینیڈا کے فوجی دستوں کو جن کا تعلق اقوام متحدہ کے قیام امن کے عمل سے ہے اور جو مشرقی مسلمان علاقے میں محبوس ہیں کے خلاف حملے کی اجازت دینا چاہتے ہیں۔

☆★☆

کابل / خانہ جنگی

بتایا گیا ہے کہ حکمت یار اور رشید دوستم کی فوجوں نے کابل پر ایک بھرپور حملہ کیا اس حملے کے دوران متعدد لوگ ہلاک و زخمی ہوئے۔

جیسا کہ قارئین جانتے ہیں کہ گلبدین حکمت یار اور رشید دوستم کے فوجی دستے پروفیسر برہان الدین ربانی کے دستوں کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ گلبدین حکمت یار نے کہا ہے کہ اس لڑائی کو صرف اسی طرح ختم کیا جا سکتا ہے کہ پروفیسر برہان الدین ربانی اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیں۔ بعض اوقات یہ خبریں بھی آتی ہیں کہ برہان الدین ربانی کے فوجی دستوں نے دوستم کی حملہ کرنے کی قوت کو کچل دیا ہے۔ لیکن پھر یہ خبریں آنے لگتی ہیں کہ کابل کو قبضہ میں لینے کے لئے حملے کئے جا رہے ہیں۔ یہ عجب بات ہے کہ حکمت یار افغانستان کے وزیر اعظم بھی ہیں اور صدر کی فوجوں سے ان کی لڑائی بھی جاری ہے۔ موجودہ حملوں میں قصر صدر پر بھی حملہ کیا گیا اور بتایا گیا ہے کہ اگرچہ کسی کی جان ضائع نہیں ہوئی اور زیادہ نقصان نہیں ہوا لیکن اس میں کچھ شک نہیں کہ عمارت کو خاصا نقصان پہنچا ہے۔ قصر صدر پر حملے کے کچھ ہی دیر بعد شہر کے مرکز میں ایک نہایت زبردست بم گرا جس سے جانی نقصان بھی ہوا اور عمارتوں کو بھی نقصان پہنچا۔ جہاں تک سرکاری ذرائع کا تعلق ہے انہوں ان حملوں پر ابھی تک اظہار رائے نہیں کیا۔ چشم دید گواہ بتاتے ہیں کہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد حملے ہوتے ہیں۔ اور جب جنگ بندی کا فیصلہ ہوتا ہے تو اس کے تھوڑی دیر بعد پھر حملے شروع ہو جاتے ہیں۔

☆★☆

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے فرمایا

"اگر تمہیں ابھی تک تحریک جدید میں حصہ لینے کی توفیق نہیں ملی تو اللہ تعالیٰ تمہیں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے اور تمہارے دلوں کی گرہیں کھول دے۔" (وکیل المال اول)

واقفینِ نَو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفینِ نَو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

عمر محمود ابن محمد سلطان اقبال
احمد آباد سانگرہ

عائشہ صدیقہ بنت چوہدری محمد بشیر احمد
ایڈووکیٹ لاہور

رجاء احسان ابن احسان اللہ سرگودھا

مدثرہ مظفر بنت مظفر حسین فیصل آباد

شاہد محمود ابن امجد محمود ربوہ

عاصم محمود ابن خالد محمود چیمہ ربوہ

زہیب اظہر ابن خلیل احمد بھٹی چک
۹۸ شمالی سرگودھا

وقاص احمد ابن نصیر احمد
احمد آباد سانگرہ

سدید احمد ابن مجید احمد بھڑتھانوالہ
تحصیل و ضلع سیالکوٹ

تابندہ سحر بنت منظور شہزاد ربوہ

شرجیل احمد ابن رفیق احمد جاوید لاہور

انیب الرحمان ابن عزیز الرحمان ربوہ

شعیب اختر ابن فیض اختر چک ۲۲ جی
ڈی اوکاڑہ

امۃ النور صباء بنت عبد السلام اسلم
ربوہ

نورالصباء نصیر ولد نعیم احمد سروعہ
بہاولپور

مبشر احمد باسل ابن منور احمد جہ ربوہ

حسنیٰ مبارک بنت مبارک احمد چیمہ
سرگودھا

ریحانہ کلثوم بنت چوہدری امداد اللہ
تارڑ کوٹ تارڑ ضلع گوجرانوالہ

مدیحہ اشرف بنت اشرف شفیع لاہور

عثمان طاہر ابن محمد سلطان اقبال
احمد آباد سانگرہ

خبریں

ربوہ : 29 - جنوری- 1994
دھوپ نکلی ہوئی ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 8 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 21 درجے سنٹی گریڈ

○ پانی اور بجلی کے وفاقی وزیر ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ لوڈشیڈنگ تین سال میں ختم کر دی جائے گی۔ ماضی میں حکومتوں کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے قوم لوڈشیڈنگ کے عذاب کا شکار ہوئی۔ رمضان المبارک شروع ہونے تک بجلی کی فراہمی بہتر کرنے کی ہدایات جاری کر دی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کوٹ ادو کے واقعہ کے مجرموں کو بخشا نہیں جائے گا۔ عوام سے کوئی چیز نہیں چھپائیں گے۔ قومی خزانے کو ۳۰ کروڑ روپے کا نقصان پہنچایا گیا ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں شب برأت پر بھارتی فوج نے شب خون مارا اور کئی مسلمانوں کو شہید کر دیا۔ کشمیری مسلمان درگاہ حضرت بل شریف کے قریب نوافل اور نماز کی ادائیگی کے لئے جمع تھے کہ بھارتی فوجیوں نے ان پر اچانک بلا اشتعال فائرنگ کر دی۔ اس واقعہ کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے سری نگر میں نماز جمعہ کے بعد پہیہ جام ہڑتال کر دی گئی۔ اور بھارتی فوجیوں پر حملے کئے گئے کپواڑہ میں ۲۰ سے زائد بے گناہ مسلمانوں کے قتل کے خلاف گذشتہ روز پورے مقبوضہ کشمیر میں مکمل ہڑتال کی گئی۔ نماز جمعہ کے بعد مسلمانوں نے احتجاجی مظاہرہ کیا تو بھارتی فوج نے پھر سے اچانک فائرنگ کر دی جس سے ۵ مسلمان شہید اور متعدد زخمی ہو گئے۔

○ آزاد کشمیر کے وزیر اعظم سردار عبدالقیوم نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر پر آزاد کشمیر اور پاکستان کی حکومتوں کے درمیان مکمل ہم آہنگی ہے کشمیر کا معاملہ پاکستان اور آزاد کشمیر کی حکومتوں کا مشترکہ مسئلہ ہے۔

○ کابل میں آگ اور خون کا کھیل جاری ہے۔ جنگ میں شہری بھی کود پڑے ہیں۔ جنرل دوستم کی فوجوں نے صدارتی محل اور ائرپورٹ پر شدید بمباری کی۔ شہر پر مکمل قبضے کے لئے صدر ربانی اور حکمت یار نے اپنے حمایتیوں کو کابل پہنچنے کی ہدایت کر دی ہے۔ متحارب گروپوں نے ایک دوسرے پر راکٹ پھینکے اور فوجی ٹھکانوں پر زبردست بمباری کی۔

○ صومالیہ میں متعین پاکستانی فوج کم از کم مئی تک صومالیہ میں رہے گی۔ صومالیہ میں پاکستانی فوج کی تعداد اس وقت پانچ ہزار ہے۔ امریکی فوجوں کی واپسی کے بعد پاکستانی فوج کی تعداد وہاں پر سب سے زیادہ ہو گی۔

○ قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ دو ہفتے کے دوران امن و امان کو یقینی بنائے ورنہ مستعفی ہو جائے۔ سندھ اور پنجاب میں ڈاکو راج قائم ہو چکا ہے۔ حکومت میں شامل افراد سماج دشمن عناصر سے ملے ہوئے ہیں لاہور میں ایک ماہ کے دوران سو ڈاکے پڑے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کسی کی ڈکٹیشن پر مسئلہ کشمیر کو الجھا رہی ہے۔ مہاجرین کے داخلے پر پابندی لگا کر افغان عوام کے پاکستانی عوام سے بھائی چارے کے رشتے کو نقصان پہنچانا چاہتی ہے۔

○ وفاقی وزیر پٹرولیم و قدرتی وسائل مسٹر انور سیف اللہ نے بتایا ہے کہ حکومت یورینیم سونے اور دوسری قیمتی دھاتوں کے لئے کان کنی کا منصوبہ بنا رہی ہے۔

○ وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات مسٹر خالد کھرل نے کہا ہے کہ بھٹو کیس کو دوبارہ نہیں کھولا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اپنے قومی ہیروز کے مزار کے اخراجات قوم ہی برداشت کیا کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ذوالفقار علی بھٹو کے مزار کا تخمینہ ابھی نہیں لگایا گیا۔

○ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ کے لئے کمیشن اپریل میں اپنی رپورٹ پیش کرے گا۔

○ سابق اٹارنی جنرل مسٹر یحییٰ بختیار نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت کے دن پورے ہوتے جا رہے ہیں۔ میرے سمیت انہیں کوئی بھی نہیں روک سکتا۔ بی بی کے گرد خوشامد پسند افراد کا غلبہ ہے۔ وہ بھٹو شہید کے ساتھیوں کو ایک ایک کر کے لات مار رہی ہیں۔ میں اپنی بے عزتی برداشت نہیں کر سکتا۔

○ خلیج کے ایک معروف انگریزی اخبار گلف نیوز نے حکومت پاکستان کو متنبہ کیا ہے کہ اگر منظور وٹو کو مسلسل نظرانداز کیا گیا تو وہ نواز شریف سے ملنے میں دیر نہیں لگائیں گے۔

○ حکومت پنجاب نے وفاقی حکومت سے درخواست کی ہے کہ بیرونی امداد لینے والی فرقہ وارانہ تنظیموں پر پابندی لگا دی جائے۔ اور عوام کو جاری شدہ ممنوعہ بور کے اسلحہ کے لائسنس بھی واپس لئے جائیں۔ اخبارات کا خیال ہے کہ حکومت پنجاب کا اشارہ تحریک جعفریہ اور سپاہ صحابہ کی طرف ہے۔

○ وزیر اعظم نے توانائی کے شعبے میں نجی سرمایہ کاری کے منصوبے کی منظوری دے دی ہے۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نیک نیتی سے مذاکرات کے بغیر پاک بھارت تعلقات قیامت تک بہتر نہیں ہوں گے۔ بنیادی تنازعہ جموں و کشمیر کا ہے۔ جب تک اس ضمن میں کوئی پیش رفت نہیں ہوتی تمام کوششیں ناکام رہیں گی۔

○ قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ اگر بھٹو کا مزار بنانا ضروری ہے تو پھر مجیب الرحمٰن اور اندرا گاندھی کی یادگاریں بھی بنائی جائیں۔ اور بے نظیر سوئٹزرلینڈ سے روپیہ منگوا کر وہاں پر خرچ کریں انہوں نے کہا کہ حکومت نے موٹروے کا ۲۸ کروڑ روپیہ ذوالفقار علی بھٹو کے مزار پر خرچ کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔

ربوہ میں میڈیکل سہولیات میں اضافہ
خالد ہسپتال
۲۴ گھنٹے میڈیکل سروسز
مریضوں کا داخلہ
لیبارٹری ● ای سی جی ● ایمرجنسی علاج
۲۳ تشکو پارک ربوہ فون: ۲۱۲۰۳۴ / ۹۵۳

بفضل خدا تعالیٰ ہم انٹرنیشنل معیار کے
بہترین ڈش انٹینا بناتے ہیں
یہی وجہ ہے کہ ہمارے ڈش انٹینا عام ڈش انٹینا
کی نسبت بہترین رزلٹ دیتے ہیں
بہترین تصویر | ڈش انٹینا کی ٹیکنالوجی میں اب بہت آگے | صاف آواز
ڈش ماسٹر ربوہ
اقصیٰ روڈ
فون: (0092) 04524-214274 رہائش: 212487
پروپرائیٹر: بشارت احمد خان

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعے کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔
شریف احمد بھٹی پراپرٹی سنٹر
۱۰۔ بلال مارکیٹ (اقصیٰ روڈ)
نزد ریلوے کراسنگ ربوہ
فون گھر: ۳۱۱ دفتر: ۵۲۱

پتہ

بے اولاد
مردوں کیلئے کورس
SPERMATOZOA COURSE
Rs 250/-
عورتوں کیلئے کورس
STERILITY COURSE بانجھ پن کورس
Rs 130/-
ATHRA COURSE Rs 125/- اٹھرا کورس
موجد: ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر
تفصیلی لٹریچر مفت
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
فون: سیلز: 211283 دفتر 771 ربوہ
تھوک: 606

ربوہ میں ہر ماہ کی ان تاریخوں میں
5 . 6 . 7
حکیم صاحب مطب فرماتے ہیں
نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
پُرامید واحد علاجگاہ
ملتان میں ہر ماہ کی (25) تا (28) تاریخ کو
ھوالشافی
دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف
دواخانہ حکیم نظام جان
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان
اقصیٰ چوک ربوہ
فون 212565
218527
پوسٹ بکس 222 چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
کراچی میں ہر ماہ کی ان تاریخوں میں
12 تا 15
حکیم صاحب مطب فرماتے ہیں۔